زکوۃ کے صحیح احکام و مسائل

تالیف ابو محمد خرم شہزاد

مکتبۃ التحقیق والتخریج

زکوٰۃ
کے
صحیح احکام ومسائل

تالیف

ابو محمد خرم شہزاد

مکتبۃ التحقیق والتخریج

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	زکوٰۃ کے صحیح احکام ومسائل
تألیف	:	ابو محمد خرم شہزاد
ناشر	:	مکتبۃ التحقیق والتخریج
اشاعت اوّل	:	مارچ 2021ء

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ: غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔ 042-37244973

مکتبہ اسلامیہ: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد۔ 041-2631204

جامعہ البانیہ: جامع مسجد البدر محلہ دارالسلام نزد گورنمنٹ ہائی سکول، سمبڑیال 0321-7145727

دارالمستقیم لائبریری: ملحقہ جامع مسجد خالد بن ولید ریگل چوک شیخوپورہ 0300-5177964

مرزا بک سنٹر: اکبر بازار، شیخوپورہ 03144302501

فہرست مضامین

- عرض مؤلف 5
- زکوٰۃ کے صحیح احکام ومسائل 8
- زکوٰۃ کی لغوی وضاحت 8
- زکوٰۃ کی فرضیت اور فضیلت واہمیت 8
- زکوٰۃ ادانہ کرنے پر آگ کے عذاب کی وعید 12
- سونے اور چاندی کی زکوٰۃ ادانہ کی جائے تو قیامت کے دن 16
- زکوٰۃ ادانہ کرنے والوں کا مال قیامت کے دن گنجا سانپ بن کر 18
- سونے اور چاندی پر زکوٰۃ 19
- سونے اور چاندی کے زیورات پر زکوٰۃ نہ دینے پر آگ کی وعید 19
- سونے اور چاندی میں زکوٰۃ کا نصاب 21
- تجارتی مال پر زکوٰۃ 24
- ایک سال پورا ہونے پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے 25
- جانوروں پر زکوٰۃ 26
- اونٹوں اور بھیڑ، بکریوں پر زکوٰۃ 26
- اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ کا مختصر خلاصہ 29
- ضروری اصطلاحات 30
- گائے اور بھینس کی زکوٰۃ 31
- زرعی پیداوار پر زکوٰۃ 32
- قدرتی ذرائع سے سیراب ہونے والی زمین 33

- پانچ وسق سے کم غلے پر زکوۃ نہیں 34
- رکاز (دفن شدہ خزانہ) پر زکوۃ 35
- شہد پر زکوۃ 35
- ذاتی استعمال کی چیزوں پر زکوۃ نہیں 36
- زکوۃ کے مصارف 36
- فقراء ومساکین کون ہیں؟ 37
- تالیف قلبی کے لیے مال دینا 38
- بیوی اپنے خاوند اور بیٹے کو زکوۃ دے سکتی ہے 38
- پانچ قسم کے افراد زکوۃ لے سکتے ہیں 39
- بغیر مانگے صدقہ ملے تو لیا جا سکتا ہے 39
- جن کے لیے زکوۃ لینا حلال نہیں 40
- محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کے لیے حلال نہیں 40
- مال دار اور کمائی کی طاقت والے شخص کے لیے زکوۃ لینا حلال نہیں 41
- زکوۃ کے متفرق مسائل 42
- زکوۃ دینے والے کو برکت کی دعا دینا 42
- زکوۃ میں کس قسم کا مال لینا چاہیے؟ 43
- اگر حکومت زکوۃ لے لے تو کیا کرنا چاہیے؟ 44
- زکوۃ وصول کرنے والا تحفہ نہ لے 44
- شراکت دار زکوۃ میں برابری کے ساتھ شریک ہوں گے 46
- صدقہ فطر (فطرانہ) ہر مسلمان پر فرض ہے 46
- صدقے کی فضیلت 47
- مال میں اضافے کی غرض سے مانگنے پر وعید 48
- زکوۃ کے ضعیف احکام ومسائل 49

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف

زکوٰۃ، جو اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک انتہائی اہم رکن ہے۔قرآن کریم میں ۳۱ مرتبہ اس کا حکم آیا ہے اور صاحب استطاعت پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے، زکوٰۃ ادا کرنے سے نہ صرف گناہ معاف ہوتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے مال اور زرعی پیداوار میں اضافہ بھی کرتے ہیں، جیسا کہ "سورۃ التوبہ : ۱۰۳"اور"سورۃ الانعام : ۳۹" (وغیرہ) میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے کی بڑی برکات ہیں، اس کے متعلق ایک حدیث نبوی پیش خدمت ہے۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک روز ایک شخص ایک جنگل بیابان جگہ میں تھا کہ اس نے بادل کے ایک ٹکڑے سے آواز سنی کہ فلاں آدمی کے باغ کو پانی پلاؤ وہ بادل ایک طرف ہو گیا اور ایک پتھریلی زمین میں برس پڑا۔ ان نالیوں میں سے ایک نالی نے وہ تمام پانی اکٹھا کر لیا۔ یہ شخص بھی اس پانی کے پیچھے چل پڑا، آگے جا کر دیکھتا ہے کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنی کسّی کے ساتھ کیاریوں میں پانی پھیر رہا ہے۔اس نے اس سے پوچھا: اللہ کے بندے تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے اپنا نام بتایا تو یہ وہی نام تھا جو اس نے بادل میں سنا تھا۔ وہ شخص کہنے لگا، اللہ کے بندے تم مجھ سے میرا نام کیوں پوچھ رہے ہو؟اس نے کہا: جس بادل میں سے یہ پانی آ رہا ہے، میں نے اس میں ایک آواز سنی ہے، کوئی تمہارا نام لے کر کہہ رہا تھا کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی پلاؤ تو مجھے بتاؤ تم اس میں کیا عمل کرتے ہو؟ اس آدمی نے کہا: جب تم نے یہ بات کہی ہے تو سنو، اس باغ میں سے جو کچھ نکلتا ہے، میں اسے دیکھتا ہوں، پھر اس کا تیسرا حصہ

صدقہ کر دیتا ہوں، میں اور میرے گھر والے تیسرا حصہ کھا لیتے ہیں اور اس کا آخری تیسرا حصہ اسی باغ پر دوبارہ خرچ کر دیتا ہوں۔ ❶ (زکوٰۃ ادا کرنے کی فضیلت وغیرہ اسی کتاب میں آگے آ رہی ہے) اس کے برعکس جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ ان کے بارے میں قرآن وحدیث میں سخت عذاب میں مبتلا کیے جانے کی وضاحت آئی ہے۔ جس کی مفصل تفصیل آپ اسی کتاب میں پڑھیں گے۔ ان شاء اللہ

معزز قارئین! زکوٰۃ کے موضوع پر لاتعداد اور بے شمار کتابیں مارکیٹ میں دستیاب ہیں، لیکن ان میں ضعیف احادیث وغیرہ کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہیں، اس لیے راقم الحروف نے یہ چھوٹی سی کتاب ''زکوۃ کے صحیح احکام ومسائل'' لکھنے کا ارادہ کیا اور اس میں میرے دوستوں کا مشورہ بھی شامل ہے، لہٰذا اب الحمدللہ، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس کتاب میں راقم الحروف نے مکمل تحقیق کر کے صحیح اور حسن احادیث کو درج کیا ہے اور آخر میں عوام الناس میں پھیلی ہوئی مشہور ضعیف وغیرہ احادیث کی مختصر مگر جامع تفصیل ''زکوۃ کے ضعیف احکام ومسائل'' کے نام سے بیان کر دی ہے۔ والحمد للہ کیونکہ ضعیف احادیث دین اسلام نہیں، لہٰذا کسی بھی نیکی پر ثواب اس وقت ممکن ہے، جب وہ سنت سے صحیح ثابت ہو اور جو سنت سے ثابت نہ ہو وہ عمل ضائع ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ .)) ❷

''جس نے ہمارے حکم (دین) میں ایسی بات نکالی جو اس میں موجود نہیں تو وہ مردود ہے۔''

جرح وتعدیل کے امام یحییٰ بن سعید القطان رحمہ اللہ (۱۲۰ھ، ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں:

❶ صحيح مسلم : ٢٩٨٤ . ❷ صحيح البخاري : ٢٦٩٧ .

''حدیث نہ دیکھو، بلکہ سند دیکھو، پھر اگر سند صحیح ہو تو (ٹھیک ہے اور) اگر سند صحیح نہ ہو تو دھوکے میں نہ آنا۔'' ❶

امام مسلم (صحیح مسلم کے مصنف) فرماتے ہیں:

''جو شخص ضعیف حدیث کے ضعف کو جاننے کے باوجود بیان کرتا ہے تو وہ اپنے اس فعل کی وجہ سے گناہ گار اور عوام الناس کو دھوکہ دیتا ہے۔'' ❷

بہر حال ضعیف احادیث قابل حجت نہیں ہوتیں۔ تفصیل کے لیے راقم الحروف کی کتاب "الصحیفة فی الاحادیث الضعیفة من سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی، ص: ۱۸ تا ۲۱" اور "الضعفاء والمتروکین" کا مقدمہ پڑھے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اس کتاب کو لکھنے کی توفیق دی۔

آخر میں دعا ہے اللہ تعالیٰ میرے تمام دوستوں اور میری زوجہ محترمہ (جس نے میری دینی سرگرمیوں میں میرا بھرپور ساتھ دیا) کے علم، عمل، رزق اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

اور اس کتاب کو میرے تمام دوستوں، میرے اہل وعیال اور میرے لیے آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین) اللہ تعالیٰ ہم سب کو زندہ رکھے اسلام پر اور موت دے تو شہادت کی۔ (آمین)

خادم قرآن وسنت

ابومحمد خرم شہزاد

۲۲ رجب ۱۴۴۲ھ، ۷ مارچ بروز اتوار ۲۰۲۱ء

0313-4596872

---

❶ الجامع الاخلاق الراوی للخطیب: ۱۳۱۲، اسنادہ صحیح.

❷ مقدمہ صحیح مسلم: ۱/ ۵۸.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زکوٰۃ کے صحیح احکام ومسائل

زکوٰۃ کی لغوی وضاحت:

لغت میں لفظ ''زکوٰۃ'' بڑھنا، نشونما پانا اور پاکیزہ ہونا'' کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔ ❶ زکوۃ کو زکوٰۃ اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے زکوٰۃ دینے والے کا مال مزید بڑھ جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اللہ صدقات (زکوٰۃ) کو بڑھاتا ہے۔'' ❷

زکوٰۃ کی فرضیت اور فضیلت واہمیت:

جو شخص بھی صاحب استطاعت ہو، اس پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے، اس سے اس شخص کا مال پاکیزہ و بابرکت ہوجاتا ہے اور فقراء ومساکین کی ساتھ تعاون اور ان کی مدد ہوجاتی ہے۔ زکوٰۃ کے بارے میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ (البقرہ : ٤٣)

''اور زکوٰۃ دو۔''

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا﴾

(التوبہ : ١٠٣)

''(اے نبی ﷺ) تم ان کے مالوں سے صدقہ (زکوٰۃ) لے کر انہیں

---

❶ المنجد، ص: ٣٣٩.   ❷ سورة البقره: ٢٧٦.

گناہوں سے پاک اور صاف کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے متعلق فرمایا:

﴿وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ وَ لَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ﴾

(الانعام: ۱۴۱)

''اوراس کے کٹائی کے دن اس کا حق (زکوٰۃ) ادا کرو (یعنی فصلوں کی کٹائی کے وقت اور پھل وغیرہ اتارنے کے وقت) اور حد سے نہ گزرو، یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔''

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ﴾ (البقرہ:۲۷۷)

''بے شک جولوگ ایمان لائے اورانہوں نے نیک اعمال کیے اورنماز قائم کی اورزکوٰۃ دی ان کے لیے ان کا اجران کے رب کے پاس ہے اوران پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

﴿الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ﴾ (الانفال: ۳، ۴)

''وہ لوگ جونماز قائم کرتے ہیں اور ان میں سے جو (مال) ہم نے انہیں دیا ہے اس سے (اللہ کی راہ میں) خرچ (یعنی زکوٰۃ ادا) کرتے ہیں، یہی لوگ سچے مومن ہیں، انہی کے لیے ان کے رب کے پاس بہت سے درجے اور بڑی بخشش اور باعزت رزق ہے۔''

﴿وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ﴾ (الروم: ۳۹)

''اور جو زکوٰۃ تم لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے دیتے ہو، اس سے دراصل دینے والے (لوگ) اپنے مال میں اضافہ کرتے ہیں۔''

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا رضی اللہ عنہ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ.)) [1]

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو فرمایا: کہ تم انہیں اس بات کی گواہی کی دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ لوگ یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ لوگ یہ بات بھی مان لیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ نے ان کے مالوں پر زکوٰۃ کو فرض کیا ہے جو ان کے مالدار لوگوں سے لے کر انہیں کے محتاجوں میں لوٹا دیا جائے گا۔''

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ

[1] صحیح بخاری: ۱۳۹۵، ۱۴۵۸۔ صحیح مسلم: ۱۲۱۔

اللّٰـهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ .))❶

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے، گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللّٰـهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُولَهُ .))❷

''سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر لکھ دی کہ یہ فرض صدقہ (یعنی زکوٰۃ) کی تفصیل ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے جس کا اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے۔''

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ وَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ .))❸

---

❶ صحیح بخاری : ۸ . ❷ صحیح بخاری : ۱٤٥٤ .

❸ صحیح البخاری : ۱٤۱۰ ـ صحیح مسلم : ۲۳۹۰ .

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص حلال کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے، جبکہ اللہ صرف حلال مال ہی قبول کرتا ہے، تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں قبول فرماتا ہے، پھر اسے اس کے مالک کے لیے اس طرح بڑھاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے، حتی کہ وہ پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے۔''

((عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ .))[1]

''ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا، درگزر کرنے اور معاف کر دینے سے اللہ بندے کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے اور جو کوئی اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ اس کو رفعت عطا فرماتا ہے۔''

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر آگ کے عذاب کی وعید

ا: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ (آل عمران : ١٨٠)

''جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں کنجوسی کو

[1] صحیح مسلم : ٦٧٥٧ .

اپنے لیے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لیے نہایت بدتر ہے، عنقریب قیامت والے دن یہ بخیلی ان کے گلے کا طوق ہونے والی ہے۔''

پانچ ایسی آزمائشیں جن میں سے ایک زکوۃ ادا نہ کرنا ہے:

((عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِی رَبَاحٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: كُنْتُ عَاشِرَ عَشْرَةٍ فِی مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِیٌّ، وَابْنُ مَسْعُودٍ، وَابْنُ جَبَلٍ، وَحُذَيْفَةُ، وَابْنُ عَوْفٍ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِیُّ، وَأَنَا، فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَیُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا قَالَ: فَأَیُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْيَسُ؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا، وَأَحْسَنُهُمُ اسْتِعْدَادًا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ بِهِ، أُولَئِكَ هُمُ الْأَكْيَاسُ. ثُمَّ سَكَتَ الْفَتَى، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ، خِصَالٌ خَمْسٌ إِنِ ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ وَنَزَلْنَ بِكُمْ، وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ: لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِی قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا إِلَّا ظَهَرَ فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِی لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِی أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا، وَلَنْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ، وَشِدَّةِ الْمُؤْنَةِ، وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا، وَلَنْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ

عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ ، ثُمَّ غَزَوْهُمْ وَأَخَذُوا بَعْضَ مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ ، وَمَا لَمْ يَحْكُمُوا بِكِتَابِ اللَّهِ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ...... .)) [1]

''ثقہ تابعی عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان دس افراد میں موجود تھا، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں تھے، سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا ابن مسعود، سیدنا ابن جبل، سیدنا حذیفہ، سیدنا ابن عوف، سیدنا ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہم اور میں، انصار سے ایک نوجوان آیا، اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا پھر بیٹھ گیا، اُس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مسلمانوں میں سے افضل کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہو، اُس نے عرض کی: مسلمانوں میں سے عقل مند کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کثرت سے موت کو یاد کرنے والا ہو، اور موت کی زیادہ تیاری کرنے والا ہو، ایسے لوگ ہی عقل مند ہیں۔ پھر وہ نوجوان خاموش ہوگیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے مہاجرین کے گروہ! پانچ آزمائشیں ایسی ہیں جن میں تم مبتلا ہوگے اور میں اس بات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم ان کو پاؤ۔(۱) جب کسی قوم میں بدکاری عام ہو جاتی ہے اور وہ اعلانیہ اس کا ارتکاب کرتے ہیں تو ان میں طاعون اور مختلف بیماریاں، جو ان کے اسلاف (پہلے گزرے ہوئے لوگوں) میں نہیں تھیں، پھیل جاتی ہیں۔ (۲) جب لوگ ماپ تول

[1] المعجم الاوسط للطبرانی : ٤٦٧١ ، اسناده حسن .

میں کمی کرتے ہیں تو انھیں قحط سالیاں، سخت تکلیفیں اور بادشاہوں کے ظلم دبوچ لیتے ہیں۔ (۳) جب لوگ زکوۃ ادانہیں کرتے تو آسمان سے بارش کا نزول بند ہوجاتا ہے اور اگر مویشی نہ ہوتے تو ان پر بارش نازل نہ ہوتی۔ (۴) جب لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا عہد و پیمان توڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پران کے دشمنوں، جن کا تعلق اُن کے غیروں سے ہوتا ہے، کومسلط کر دیتا ہے، جوان سے ان کے بعض اموال چھین لیتے ہیں۔(۵) جب مسلمانوں کے حکمران اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے اور اُس کے نازل کردہ قوانین کوترجیح نہیں دیتے تو اللہ تعالیٰ ان کوآپس میں لڑا دیتا ہے......الخ''

۲: ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ الَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَ الۡفِضَّةَ وَ لَا یُنۡفِقُوۡنَهَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ۝ یَّوۡمَ یُحۡمٰی عَلَیۡهَا فِیۡ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکۡوٰی بِهَا جِبَاهُهُمۡ وَ جُنُوۡبُهُمۡ وَ ظُهُوۡرُهُمۡ هٰذَا مَا کَنَزۡتُمۡ لِاَنۡفُسِکُمۡ فَذُوۡقُوۡا مَا کُنۡتُمۡ تَکۡنِزُوۡنَ ۝﴾ (التوبہ: ۳۴-۳۵)

''جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجئے کہ جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھراس سے ان کی پیشانیاں، اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔ (اوران سے کہا جائے گا کہ) یہ ہے جسے تم نے اپنے لیے خزانہ بنا کر رکھا تھا پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔''

سونے اور چاندی کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو قیامت کے دن سونے اور چاندی کی تختیاں بنا کر آگ میں گرم کر کے اس کے مالک کی پیشانی، پیٹھ اور پہلو داغے جائیں گے اور جانوروں کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو قیامت کے دن وہ جانور اپنے مالک کو پچاس ہزار سال تک اپنے پاؤں تلے روندتے رہیں گے:

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّى مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَأُحْمِىَ عَلَيْهَا فِى نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِى يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْإِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّى مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِى يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّى مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا

عَـقْـصَـاءُ وَلَا جَـلْـحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِـقْـدَارُهُ خَـمْسِيـنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ .)) ❶

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جو شخص سونے اور چاندی کا مالک ہو لیکن اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس (سونے اور چاندی) کی تختیاں بنائی جائیں گی۔ پھر ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر ان سے اس (منکر زکوٰۃ) کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ پر داغ لگائے جائیں گے۔ جب کبھی (یہ تختیاں گرم کرنے کے لیے) آگ میں واپس لے جائی جائیں گی تو دوبارہ (عذاب دینے کے لیے) لوٹائی جائیں گی (اس سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا جس کا عرصہ پچاس ہزار سال (کے برابر) ہے۔ یہاں تک کہ انسانوں کے فیصلے ہو جائیں۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے گا یا دوزخ کی طرف۔'' عرض کیا گیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر اونٹوں کا کیا معاملہ ہوگا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اونٹوں کا مالک ہو اور وہ ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے اور اس کے حق سے یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کے دن کا دودھ دوھے (اور عرب کے رواج کے مطابق یہ دودھ مساکین کو پلا دے) وہ قیامت کے دن ایک ہموار میدان میں اوندھے منہ لٹایا جائے گا اور وہ اونٹ بہت فربہ اور موٹے ہو کر آئیں گے ان میں سے ایک بچہ بھی کم نہ

❶ صحيح بخاري : ١٤٦٠ـ صحيح مسلم : ٢٣٣٧ .

ہوگا۔ (یعنی سب کے سب) اس (منکر زکوٰۃ) کو اپنے کھروں (پاؤں) سے روندیں گے اور اپنے منہ سے کاٹیں گے۔ جب پہلا اونٹ (یہ سلوک کر کے) جائے گا تو دوسرا آجائے گا (اس سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا۔ جس کا عرصہ پچاس ہزار سال (کے برابر) ہے۔ حتی کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے گا) پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے گا یا جہنم کی طرف۔''
عرض کیا گیا کہ ''اے اللہ کے رسول ﷺ! گائے اور بکری کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟'' فرمایا: ''کوئی گائے اور بکری والا ایسا نہیں جو ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لٹایا جائے گا۔ ایک ہموار زمین پر اور ان گائے اور بکریوں میں سے کوئی کم نہ ہوگی۔ (سب کی سب آئیں گی) اور ان میں سے کوئی سینگ مڑی ہوئی نہ ہوگی نہ بغیر سینگوں کے اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی۔ وہ اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے روندیں گی۔ جب پہلی گزر جائے گی تو پچھلی آجائے گی۔ (یعنی لگاتار آتی رہیں گی) دن بھر ایسا ہوتا رہے گا جس کی مدت پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے گا یا دوزخ کی طرف۔''

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کا مال قیامت کے دن گنجا سانپ بن کر اُن کے گلے کا طوق بنے گا:

((عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِی اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ

بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِى بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلا ﴿لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ﴾ الآيَةَ)) ❶

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوۃ ادا نہ کی، تو قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل بن کر، جس کی آنکھوں پر دو نقطے (داغ) ہوں گے اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا ''میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: (ترجمہ) ''جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے اور وہ بخیلی کرتے ہیں تو اپنے لیے یہ بخل بہتر نہ سمجھیں بلکہ ان کے حق میں برا ہے عنقریب قیامت کے دن یہ بخیلی ان کے گلے کا طوق ہونے والی ہے۔''

سونے اور چاندی پر زکوۃ

سونے اور چاندی کے زیورات پر زکوۃ نہ دینے پر آگ کی وعید:

((عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِى يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَان غَلِيظَتَان مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا قَالَتْ لَا قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَتْ هُمَا لِلَّهِ

❶ صحيح بخارى: ١٤٠٣.

عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ .)) ❶

''عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی جس کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے کنگن تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟'' اس نے کہا: ''نہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تجھے یہ پسند ہے کہ اللہ تجھے ان کے بدلہ میں قیامت کے دن دو کنگن آگ سے پہنائے؟'' اس نے (یہ سن کر) دونوں کنگن اتار کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیئے اور کہا کہ ''یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں۔''

((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ .)) ❷

''سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ سونے کا زیور پہنا کرتی تھیں، تو انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا یہ کنز (خزانہ) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم اس کی زکوٰۃ ادا کر دو تو پھر یہ کنز نہیں۔''

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَى فِي يَدَيَّ فَتَخَاتٍ مِنْ وَرِقٍ فَقَالَ مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ

❶ سنن ابی داؤد : ١٥٦٣ ، اسناده حسن .

❷ سنن ابی داؤد : ١٥٦٤ ، اسناده حسن .

فَقُلْتُ صَنَعْتُهُنَّ أَتَزَيَّنُ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَتُؤَدِّينَ زَكَاتَهُنَّ قُلْتُ لَا أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ هُوَ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ .)) ❶

''ثقہ تابعی عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، وہ کہنے لگیں: میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں چاندی کی کچھ انگوٹھیاں دیکھیں اور فرمایا: عائشہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے انہیں اس لیے بنوایا ہے کہ اے اللہ کے رسول! میں آپ کے لیے بناؤ سنگھار کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ میں نے کہا نہیں یا جو کچھ اللہ کو منظور تھا کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہیں جہنم میں لے جانے کے لیے کافی ہیں۔''

وضاحت: ......ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سونے اور چاندی دونوں کے زیورات وغیرہ میں زکوٰۃ فرض ہے اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا والی حدیث میں جو لفظ ''کنز'' ہے اس کا معنی ''خزانہ'' ہے۔ قرآن کریم میں چونکہ سونا، چاندی کو خزانہ بنانے والوں کے متعلق سخت وعید آئی ہے۔ (یعنی جو ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اس لیے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا۔

سونے اور چاندی میں زکوٰۃ کا نصاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَفِي الرِّقَّةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً

❶ سنن ابی داؤد: ١٥٦٥، اسناده صحيح.

فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا .)) ❶

''اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ (فرض) ہے، اگر کسی شخص کے پاس (۲۰۰ درہم) نہ ہوں مگر ایک سو نوے درہم (۱۹۰ درہم) ہوں تو پھر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔ مگر مالک اپنی مرضی سے دینا چاہے تو (زکوٰۃ) دے سکتا ہے (یعنی دوسو (۲۰۰) درہم پر زکوٰۃ دینا فرض ہے۔)

تنبیہ:...... رقہ سے مراد چاندی ہے بعضوں نے رقہ کا لفظ سونے اور چاندی دونوں پر بولا ہے، (اور یہی بات درست ہے) سونے کی زکوٰۃ دینا صحیح احادیث سے ثابت ہے لیکن سونے کے نصاب کی جتنی احادیث ہیں وہ سب ضعیف ہیں، جب کہ چاندی کے نصاب والی احادیث صحیح ہیں لہٰذا دینار کو درہم کے تابع رکھ کر چاندی کا نصاب زکوٰۃ دونوں کے لیے معیار زکوٰۃ ہوگا یعنی سونے کی قیمت جب دوسو درہم کے برابر ہوجائے تو سونے پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

چونکہ چاندی کا نصاب پانچ اوقیہ یعنی دوسو (۲۰۰) درہم ہے اور موجودہ دور کے حساب سے پانچ اوقیہ چاندی کا وزن ساڑھے باون تولے بنتا ہے اور اس وقت ایک تولہ چاندی کی قیمت ''۱۴۱۶'' روپے ہے اگر ایک تولہ چاندی ۱۴۱۶ روپے کو ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت سے ضرب دی جائے تو ساڑھے باون تولے چاندی کی موجودہ قیمت ۷۴۳۴۰ روپے بنتی ہے۔ لہٰذا جس شخص کے پاس ۷۴۳۴۰ روپے، رقم موجود ہو، اُس پر ایک سال پورا ہونے پر اڑھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا فرض ہے، اسی طرح جس شخص کے پاس ''۷۴۳۴۰'' روپے رقم کا سونا یا چاندی ہو، اُس پر بھی زکوۃ ادا کرنا فرض ہے، نیز اس وقت ایک تولے سونے (۲۲ کیرٹ) کی قیمت ''۹۵۵۰۰'' روپے

❶ صحيح بخاري : ١٤٥٤ .

ہے اور خالص ایک تولے سونے کی قیمت ایک لاکھ چھ ہزار پانچ سو (۱۰۶۵۰۰روپے) ہے، اب ہر شخص خود ہی حساب لگا لے کہ اُس کے پاس رقم یعنی مال (روپے پیسے)، یا سونا، یا چاندی، جس کی قیمت ''۷۴۳۴۰'' روپے ہو تو اُس پر زکوۃ ادا کرنا فرض ہے اور اس وقت پونے تولے سونے پر زکوۃ ادا کرنا فرض ہے، کیوں کہ پونے تولے سونے کی قیمت ''۷۹۸۷۵'' روپے بنتی ہے، الغرض ساڑھے باون تولے چاندی (۲۰۰درہم) یا اتنی قیمت کی رقم (روپے پیسے) یا اتنی رقم کے سونے پر زکوۃ دینا فرض ہے، کیوں کہ ساڑھے سات تولے سونے کے نصاب پر زکوۃ ادا کرنے والی تمام حدیثیں ضعیف ہیں جس کی وضاحت ان شاء اللہ آگے ''زکوۃ کے ضعیف احکام ومسائل'' میں آرہی ہے۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ)) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ چاندی پانچ اوقیہ (یعنی دوسو درہم) سے کم ہو، تو اس میں زکوٰۃ نہیں۔''

نوٹ:...... چاندی (اور سونے) کا نصاب پانچ اوقیہ ہے، ایک اوقیہ چالیس (۴۰) درہم کا ہوتا ہے، اس طرح پانچ اوقیوں کا وزن دوسو (۲۰۰) درہم ہوا اور موجودہ دور کے حساب سے پانچ اوقیہ چاندی کا وزن ساڑھے باون تولے بنتا ہے۔

تنبیہ:...... ساڑھے سات تولے سونے کے نصاب والی تمام حدیثیں ضعیف ہیں، جس کی وضاحت ان شاء اللہ آگے ''زکوٰۃ کے ضعیف احکام و مسائل'' میں آرہی ہے۔

---

[1] صحيح مسلم : ۲۲۷۱ـ صحيح بخاري : ۱٤٤٧ .

تجارتی مال پر زکوٰۃ

تجارتی اموال میں زکوٰۃ فرض ہے اور اس کی زکوٰۃ ایک سال گزر جانے پر ادا کی جائے گی، اس کی تفصیل پیش خدمت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ﴾ (البقره : ٢٦٧)

''اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور زمین سے تمہارے لیے ہماری نکالی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرو۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے کہ

''صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا أَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ......... إِلَى قَوْلِهِ أَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ﴾)) [1]

''محنت اور تجارت کے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی سے خرچ کرو......''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((لَيْسَ فِي الْعُرُوْضِ زَكَاةٌ إِلَّا عُرْضٍ فِيْ تِجَارَةٍ فَإِنَّ فِيْهِ زَكَاةٌ.)) [2]

---

[1] صحیح بخاری، قبل الحدیث : ١٤٤٥ .

[2] مصنف ابن أبی شیبه : ٣/ ١٨٣ ، ح: ١٠٥٦٠ ، اسناده صحیح .

''(استعمال میں آنے والے) سامان میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر وہ سامان جو تجارت کے لیے ہو تو اس میں زکوٰۃ ہے۔''

تنبیہ:...... یہ روایت موقوف ہے لیکن حکماً مرفوع ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تجارتی مال کی زکوٰۃ وصول کرنے والے اپنے عاملین کو خط لکھا کہ:

((يُوْخَذُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ......)) ❶

''مسلمانوں کے (تجارتی مال) سے وصول کیا جائے، ہر چالیس درہم سے ایک درہم برائے زکوٰۃ۔''

تنبیہ:...... یہ روایت موقوف ہے لیکن حکماً مرفوع ہے، نیز اس روایت سے معلوم ہوا کہ دوسو (۲۰۰) درہم پر پانچ (۵) درہم زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے (یعنی اڑھائی فیصد زکوٰۃ) لہٰذا جس شخص کے پاس دوسو (۲۰۰) درہم جتنی رقم یعنی مال یا سونا یا چاندی ہے اُس پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ایک سال پورا ہونے پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لا تجب فى مال زكوة حتى يحول عليه الحول .)) ❷

''کسی مال میں اس وقت تک زکوٰۃ واجب نہیں ہے جب تک کہ اس پر ایک

❶ كتاب الاموال للقاسم بن سلام: ١١٣٥، اسناده صحيح .

❷ موطا امام مالك: ٦٦٠، اسناده صحيح .

سال نہ گزر جائے۔“

تنبیہ:...... یہ روایت موقوف ہے لیکن حکماً مرفوع ہے۔

جانوروں پر زکوٰۃ

اونٹوں اور بھیڑ، بکریوں پر زکوٰۃ

((عن انس رضی اللہ عنہ أن ابا بكر الصديق رضی اللہ عنہ كتب له: هذه فريضة الصدقة، التي فرضها رسول الله ﷺ على المسلمين، والتى امر الله بها رسوله: فى كل اربع وعشرين من الابل فما دونها الغنم: فى كل خمس شاة، فإذا بلغت خمسًا وعشرين، إلى خمس وثلاثين، ففيها بنت مخاض أنثى، فإن لم تكن فابن لبون ذكر. فإذا بلغت ستًا وثلاثين، إلى خمس وأربعين، ففيها بنت لبون أنثى. فإذا بلغت ستًا وأربعين، إلى ستين، ففيها حقة طروقة الجمل. فإذا بلغت واحدة وستين، إلى خمس وسبعين، ففيها جذعة. فإذا بلغت ستًا وسبعين، إلى تسعين، ففيها بنتا لبون. فإذا بلغت إحدى وتسعين، إلى عشرين ومائة، ففيها حقتان طروقتا الجمل. فإذا زادت على عشرين ومائة، ففى كل أربعين بنت لبون، وفى كل خمسين حقة. ومن لم يكن معه إلا أربع من

الإبل ، فليس فيها صدقة ، إلا أن يشاء ربها . وفى صدقة الغنم ، فى سائمتها: إذا كانت اربعين ، إلى عشرين ومائة شاة، شاة . فإذا زادت على عشرين ومائة إلى مائتين ، ففيها شاتان . فإذا زادت على مائتين ، إلى ثلاث مائة ، ففيها ثلاث شياه . فإذا زادت على ثلاثة مائة ، ففى كل مائة ، شاة . فإذا كانت سائمة الرجل ناقصة من أربعين شاة ، شاة واحدة ، فليس فيها صدقة ، إلا أن يشاء ربها ، ولا يجمع بين متفرق ، ولا يفرق بين مجتمع ، خشية الصدقة . وما كان من خليطين ، فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية . ولا يخرج في الصدقة هرمة ، ولا ذات عوار ، ولا تيس ، إلا أن يشاء المصدق . وفي الرقة: ربع العشر ، فإن لم تكن إلا تسعين ومائة ، فليس فيها صدقة ، إلا أن يشاء ربها . ومن بلغت عنده من الإبل صدقة الجذعة ، وليست عنده جذعة ، وعنده حقة ، فإنها تقبل منه الحقة ، ويجعل معها شاتين إن استيسرتا له ، أو عشرين درهمًا . ومن بلغت عنده صدقة الحقة ، وليست عنده الحقة ، وعنده الجذعة . فإنها تقبل منه الجذْعة ، ويعطيه المصدق عشرين درهمًا ، أو شاتين .)) ❶

''انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر لکھ دی کہ یہ فرض

❶ صحيح بخارى : ١٤٥٠ ، ١٤٥١ ، ١٤٥٣ ، ١٤٥٤ ، ١٤٥٥ .

زکوٰۃ کی تفصیل ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کیا جس کا اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے کہ چوبیس یا ان سے کم اونٹوں کی زکوٰۃ بکریوں میں ہوگی۔ ہر پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ایک بکری ہے۔ پھر جب اونٹوں کی تعداد پچیس سے لے کر پینتیس تک پہنچ جائے تو ان میں زکوٰۃ بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہے اور اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون (دو سالہ نر اونٹ) ہوگا اور جب تعداد ۳۶ سے ۴۵ تک ہو تو ان کی زکوٰۃ بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) ہے اور جب یہ تعداد ۴۶ سے ۶۰ تک ہو تو اس میں زکوٰۃ ایک حقہ (تین سالہ جوان اونٹنی) ہے جو اونٹ کی جفتی کے قابل ہو پھر یہ تعداد ۶۰ سے ۷۵ تک پہنچ جائے تو اس میں زکوٰۃ ایک جزعۃ (چار سالہ اونٹ یا اونٹنی) ہے اور جب ۷۶ سے ۹۰ تک ہو تو اس میں دو بنت لبون (دو سال کی دو اونٹنیاں) زکوٰۃ ہے اور جب یہ تعداد ۹۱ سے ایک سو بیس تک پہنچ جائے تو اس کی زکوٰۃ دو حقہ (دو سال کی تین جوان اونٹنیاں) ہیں جو نر سے جفتی کے قابل ہوں پھر اگر ۱۲۰ سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) اور ہر پچاس میں ایک حقہ (تین سال کی ایک اونٹنی) زکوٰۃ ہے اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک اپنے خوشی سے کچھ دے دے اور چرنے والی بکریوں میں زکوٰۃ اس طرح ہے کہ جب چالیس سے لے کر ۱۲۰ تک بکریاں ہوں تو ان میں ایک بکری زکوٰۃ ہے اور جب ۱۲۰ سے زیادہ ۲۰۰ تک پہنچ جائیں تو ان میں دو بکریاں ہیں اور جب ۲۰۰ سے بڑھ کر ۳۰۰ تک پہنچ جائیں تو ان میں تین بکریاں زکوٰۃ ہوگی اور جب تین سو سے بڑھ

جائیں تو ہر سو میں ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ پھر اگر کسی شخص کے پاس چرنے والی بکریوں میں چالیس سے ایک بھی کم بکری ہو تو اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ اس کا مالک اپنی مرضی سے دینا چاہے۔
اور زکوٰۃ ادا کرنے کے خوف سے نہ تو متفرق بکریوں کا اکٹھا کیا جائے اور نہ اکٹھے ریوڑ کو جدا کیا جائے اور جو ریوڑ دو شریک کارکنوں کا ہو وہ زکوٰۃ میں برابر کے حصہ دار ہوں گے اور زکوٰۃ میں کوئی بوڑھی یا کانی بکری قبول نہیں کی جائے گی اور نہ سانڈ بکرا لیا جائے مگر یہ کہ زکوٰۃ لینے والا اس کی ضرورت محسوس کرے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ (فرض) ہے اور اگر ایک سو نوے درہم (۱۹۰ درہم) ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک اپنی مرضی سے دینا چاہے اور کسی کے اونٹوں کی زکوٰۃ ایک جذعہ (چار سالہ اونٹ) بنتی ہو اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو بلکہ حقہ (تین سالہ ایک اونٹنی) ہو تو اس سے ایک حقہ (تین سالہ ایک اونٹنی) اور دو بکریاں اگر اسے میسر آئیں، لی جائیں گی ورنہ حقہ (تین سالہ ایک اونٹنی) اور بیس درہم لیے جائیں گے اور جس کی زکوٰۃ حقہ (تین سالہ ایک اونٹنی) ہو اور اس کے پاس حقہ نہ ہو بلکہ جذعہ (چار سالہ اونٹ) ہو تو وہ اس سے قبول کیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے گا۔''

اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ کا مختصر خلاصہ

۱: ۴ اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔
۲: ۵ سے لے کر ۲۴ اونٹوں تک ہر پانچ اونٹ کے بعد ایک بکری زکوٰۃ ہے۔

۳: ۲۵ سے لے کر ۳۵ اونٹوں تک ایک سال کی اونٹنی
۴: ۳۶ سے لے کر ۴۵ اونٹوں تک دو سال کی اونٹنی
۵: ۴۶ سے لے کر ۶۰ اونٹوں تک تین سال کی اونٹنی
۶: ۶۱ سے لے کر ۷۵ اونٹوں تک چار سال کی اونٹنی
۷: ۷۶ سے لے کر ۹۰ اونٹوں تک دو سال کی دو اونٹنیاں
۸: ۹۱ سے لے کر ۱۲۰ اونٹوں تک تین سال کی دو اونٹنیاں
۹: ۱۲۰ سے زائد تعداد ہو تو ہر چالیس اونٹوں پر دو سال کی اونٹنی اور پچاس (۵۰) اونٹوں پر تین سال کی ایک اونٹنی
۱۰: نصاب سے کم مال ہونے کے باوجود اگر کوئی شخص زکوٰۃ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔
۱۱: ۴۰ سے کم بکریوں پر زکوٰۃ نہیں۔
۱۲: ۴۰ سے لے کر ۱۲۰ بکریوں تک ایک بکری
۱۳: ۱۲۱ سے لے کر ۲۰۰ بکریوں تک دو بکریاں
۱۴: ۲۰۱ سے لے کر ۳۰۰ بکریوں تک تین بکریاں
۱۵: ۳۰۰ سے زیادہ بکریاں ہوں تو ہر سو (۱۰۰) بکری پر ایک بکری۔
۱۶: نصاب سے کم مال ہونے کے باوجود اگر کوئی شخص زکوٰۃ دینا چاہے تو وہ دے سکتا ہے۔

ضروری اصطلاحات

(۱) **بنت مخاض**: ......ایک سالہ اونٹنی

(۲) **ابن لبون**: ......دو سالہ اونٹ

(۳) **بنت لبون**:...... دو سالہ اونٹنی

(٤) **حقه**:...... تین سالہ اونٹنی

(٥) **جذعه**:...... چار سالہ اونٹ یا اونٹنی

گائے اور بھینس کی زکوٰۃ

ثقہ تابعی عکرمہ بن خالد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

((استعملت على صدقات عك فلقيت اشياخاً ممن صدق على عهد رسول الله ﷺ البقر وسالتهم واختلوا على فمنهم من قال اجعلها مثل صدقة الابل ومنهم من قال في ثلاثين تبيع ومنهم من قال في اربعين بقرةً، بقرة مسنة والجوميس تعد في الصدقة كالا باقير.)) ❶

''مجھے عک قبیلے کی زکوٰۃ کی وصولیوں پر مقرر کیا گیا میری ملاقات ایسے اشیاخ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے ہوئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں گائے کی زکوٰۃ دیا کرتے تھے تو میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے جواب مختلف دیئے ان میں سے بعضوں نے کہا: گائیوں کی زکوٰۃ کو اونٹوں کی زکوٰۃ کے مثل کر دو اور ان میں سے بعضوں نے کہا: تیس گائیوں کی تعداد پر ایک تبیع (گائے کا ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی) بطور زکوٰۃ ہے اور ان میں سے بعضوں نے کہا: چالیس گائیوں کی تعداد پر ایک مسنہ گائے بطور زکوٰۃ ہے

❶ مصنف ابن ابی شیبه: ۱۰۷٤۸، اسناده صحیح.

اور بھینسوں کو گائیوں کی زکوٰۃ کی طرح شمار کیا گیا۔''

نوٹ:......(۱) ۳۰ سے کم گائیوں اور بھینسوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔(۲) ۳۰ گائیوں اور بھینسوں پر ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی زکوٰۃ ہے۔(۳) ۴۰ گائیوں اور بھینسوں پر دو سال کا بچھڑا یا بچھڑی زکوٰۃ ہے۔

زرعی پیداوار پر زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ﴾ (البقرہ : ۲٦٧)

''اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور زمین میں سے تمہارے لیے ہماری نکالی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرو، ان میں سے بری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرنا، جسے تم خود لینے والے نہیں ہو۔''

ایک اور جگہ پر رب العالمین نے فرمایا:

﴿وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ وَ لَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ (الانعام : ١٤١)

''اور اس کے کٹائی کے دن اس کا حق (زکوٰۃ) ادا کرو (یعنی فصلوں کی کٹائی کے وقت اور پھل وغیرہ اتارنے کے وقت) اور حد سے نہ گزرو، یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔''

قدرتی ذرائع سے سیراب ہونے والی زمین کی شرح زکوٰۃ دسواں حصہ اور مصنوعی ذرائع (ٹیوب ویل، نہر وغیرہ) سے سیراب ہونے والی زمین کی شرح زکوٰۃ بیسواں حصہ ہے:

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ .)) [1]

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس زمین کو بارش یا چشمے پانی پلائیں یا زمین تروتازہ ہو اس کی پیداوار سے دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جس زمین کو کنویں کے ذریعے پانی دیا جائے اس میں نصف عشر (یعنی بیسواں حصہ) زکوٰۃ ہے۔''

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فِيْمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ .)) [2]

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ زمین جسے آسمان یا چشمہ سیراب کرتا ہو یا وہ خود بخود نمی کی وجہ سے سیراب ہو جاتی ہو تو اس کی پیداوار میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جسے کنویں سے پانی کھینچ کر سیراب کیا جاتا ہے اس کی پیداوار میں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔''

---

[1] صحيح بخاري : ١٤٨٣ .

[2] صحيح مسلم : ٩٨١ .

پانچ وسق سے کم غلے پر زکوٰۃ نہیں

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ .)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ وسق (بیس من) سے کم (غلے) پر زکوٰۃ نہیں۔''

دوسری حدیث میں فرمان نبوی ہے کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْ سَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ .)) ❷

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق سے کم کھجور اور غلے میں زکوٰۃ نہیں۔''

تنبیہ:......ایک وسق ساٹھ (۶۰) صاع (ٹوپہ) کا ہوتا ہے، ایک صاع میں چار مد ہوتے ہیں، ایک مد ایک رطل اور تہائی رطل کے برابر ہوتا ہے، جدید پیمانے کے مطابق ایک صاع تقریباً اڑھائی کلوگرام اور ایک وسق چار (۴) من کا ہوتا ہے اور اس طرح پانچ وسق بیس (۲۰) من وزن ہوا۔

نوٹ:......زمین سے پیدا ہونے والی ہر قسم کی زرعی پیداوار پر عشر یعنی زکوٰۃ فرض ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''کھیتی کٹنے کے دن اس کا حق (زکوٰۃ) ادا کردو۔'' (الانعام: ۱۴۱) نیز فرمایا: ''اس چیز میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالی۔''

❶ صحيح بخاری: ١٤٤٧ـ صحيح مسلم: ٩٧٩ .

❷ صحيح مسلم: ٩٧٩ـ مسند احمد: ٣/ ٩٧ .

(البقرہ: ۲۶۷) نیز بعض احادیث بھی اس عموم پر دلالت کرتی ہیں، لہٰذا عمومی دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ہر زمینی پیداوار پر، جب کہ وہ نصاب کو پہنچتی ہو، زکوٰۃ فرض ہے اوراس میں سبزیاں بھی شامل ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)

رکاز (دفن شدہ خزانہ) پر زکوٰۃ

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ .)) ❶

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکاز (دفن شدہ خزانہ) میں پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے۔''

شہد پر زکوٰۃ

((عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ بَنِي شَبَابَةَ، بَطْنٌ مِنْ فَهْمٍ كَانُوا يُؤَدُّونَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَحْلٍ كَانَ عَلَيْهِمُ الْعُشْرَ مِنْ كُلِّ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةً وَكَانَ يَحْمِي لَهُمْ وَادِيَيْنِ لَهُمْ، ثُمَّ أَدُّوا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه مَا يُؤَدُّونَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَحَمَى لَهُمْ وَادِيَيْهِمْ .)) ❷

❶ صحيح بخاری : ١٤٩٩ ـ صحيح مسلم : ١٧١٠ .

❷ سنن ابی داؤد : ١٦٠٠ ـ المنتقى لابن الجارود : ٣٦٥، اسناده حسن .

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: فہم کا قبیلہ بنو شبابہ شہد کا دسواں حصہ یعنی دس مشکیزوں میں سے ایک مشکیزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور زکوٰۃ ادا کیا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دو وادیاں مختص کر دی تھیں، پھر یہ لوگ جو مقدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے وہی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ادا کرتے تھے اور انہوں نے بھی وہ دو وادیاں ان کے لیے مختص کیے رکھیں۔''

ذاتی استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ.)) ❶

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

نوٹ:...... ذاتی مکان، یا مکان کی تعمیر کے لیے پلاٹ، کار، موٹر سائیکل، فرنیچر، فریج وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

زکوٰۃ کے مصارف

قرآن کریم میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ذکر ہوئے ہیں اور مزید اس کی تفصیل

❶ صحيح بخاري: ١٤٦٣ـ صحيح مسلم: ٩٨٢.

حدیثوں میں آئی ہے جس کی وضاحت پیش خدمت ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾

(التوبہ : ٦٠)

''صدقے صرف فقیروں کے لیے ہیں اور مسکینوں کے لیے اور ان کے وصول کرنے والوں کے لیے اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنا مقصود ہو اور گردن چھڑانے میں، قرض داروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور راہرو مسافروں کے لیے، فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے۔''

فقراء ومساکین کون ہیں؟

((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ .)) [1]

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں جو ایک یا دو لقموں یا ایک دو کھجوروں کی خاطر لوگوں سے سوال کرتا پھرے،

[1] صحیح بخاری : ١٤٧٦ ، ١٤٧٩ ـ صحیح مسلم : ١٠٣٩ .

لیکن مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اسے بے نیاز کر دے اور اس کے متعلق پتہ بھی نہ چلے کہ اس پر صدقہ کیا جا سکے اور وہ لوگوں سے مانگے بھی نہیں۔''

تالیف قلبی کے لیے مال دینا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّی أُعْطِی قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ لِأَنَّهُمْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ .)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قریش کی تالیف قلبی کے لیے (انہیں مال) دیتا ہوں، کیونکہ انہوں نے حال ہی میں زمانہ جاہلیت کو ترک کیا ہے۔''

بیوی اپنے خاوند اور بیٹے کو زکوٰۃ دے سکتی ہے

((عَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ تْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ، يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ! إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ، وَكَانَ عِنْدِی حُلِیٌّ لِی، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ، فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ، زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ .)) ❷

''ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن مسعود کی بیوی، زینب نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ! آج آپ نے صدقہ کرنے کا حکم دیا تھا

❶ صحیح بخاری: ۳۱٤٦، صحیح مسلم: ۱۰۵۹. ❷ صحیح بخاری: ۱٤٦۲.

اور میرے پاس کچھ زیور ہے جسے میں صدقہ کرنا چاہتی ہوں۔ ابن مسعود کا خیال ہے کہ وہ خود اور اس کا بیٹا اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ میں ان پر صدقہ کروں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ابن مسعود نے سچ کہا۔ تیرا خاوند اور تیرا بیٹا اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ تو ان پر صدقہ کرے۔''

پانچ قسم کے افراد زکوٰۃ لے سکتے ہیں

((عَنْ أَبِی سَعِیدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِیٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ لِغَازٍ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَیْهَا أَوْ لِغَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِینٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِینِ فَأَهْدَاهَا الْمِسْكِینُ لِلْغَنِیِّ .))❶

''ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''صدقہ غنی کے لیے پانچ صورتوں کے علاوہ جائز نہیں، وہ حامل زکوٰۃ ہو، یا جس نے اپنے مال سے خریدا ہو یا مقروض ہو یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہو، یا کسی مسکین پر صدقہ کیا جائے اور وہ مسکین اس صدقہ میں سے کسی غنی کو کچھ دے۔''

بغیر مانگے صدقہ ملے تو لیا جا سکتا ہے

((عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ یَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یُعْطِینِی الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ

---

❶ سنن ابی داؤد: ١٦٣٥، ١٦٣٦، مسند أحمد: ٣/ ٥٦، اسناده حسن.

هُـوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّى فَقَالَ خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَىْءٌ وَأَنْـتَ غَيْـرُ مُشْـرِفٍ وَلَا سَــائِلٍ فَخُذْهُ وَمَـا لَا فَلَا تُتْبِعْـهُ نَفْسَكَ .)) ❶

''سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی چیز عطا فرماتے تو وہ عرض کرتے، یہ چیز مجھ سے زیادہ کسی محتاج کو عنایت فرما دیجئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''اسے لے لو اور اسے اپنا مال بنا لو یا اسے صدقہ وخیرات کر دو، جو مال تمہیں بغیر کسی حرص و لالچ اور سوال کے ملے اسے لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ ملے اس کے پیچھے اپنے آپ کو مت لگایا کرو۔''

جن کے لیے زکوٰۃ لینا حلال نہیں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال نہیں

((عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِتَـمْرَةٍ مَسْقُوطَةٍ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنْ صَدَقَةٍ لَأَكَلْتُهَا .)) ❷

''انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے میں پڑی ہوئی ایک کھجور دیکھی تو فرمایا: ''اگر مجھے اس کے صدقہ کے ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اسے کھا لیتا۔''

---

❶ صحيح بخاری : ١٤٧٣۔ صحيح مسلم : ١٠٤٥ .

❷ صحيح بخاری : ٢٠٥٥۔ صحيح مسلم : ١٠٧١ .

((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہما تمرة مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجعَلَهَا فِی فِیهِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: کِخْ کِخْ لِیَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْکُلُ الصَّدَقَةَ .))❶

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لی اور اسے منہ میں ڈال لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''ٹھہرو، ٹھہرو۔'' تاکہ وہ اسے پھینک دیں، پھر فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔''

((عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِیَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ))❷

''عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ صدقات تو لوگوں (کے مال کا) میل کچیل ہے اور یہ محمد (ﷺ) اور آل محمد کے لیے حلال نہیں۔''

مال دار اور کمائی کی طاقت والے شخص کے لیے زکوۃ لینا حلال نہیں

((عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ قَالَ أَخْبَرَنِی رَجُلَان أَنَّهُمَا أَتَیَا النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ یُقَسِّمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِینَا الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآنَا جَلْدَیْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَیْتُکُمَا وَلَا حَظَّ فِیهَا لِغَنِیٍّ وَلَا

❶ صحیح بخاری: ١٤٩١۔ صحیح مسلم: ١٠٦٩.

❷ صحیح مسلم: ١٦٧، ١٦٨، ١٠٧٢.

لِقَوِیٍّ مُکْتَسِبٍ .))❶

''عبید اللہ بن عدی بن خیار بیان کرتے ہیں، دو آدمیوں نے مجھے بتایا کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ اس وقت صدقہ تقسیم فرما رہے تھے، انہوں نے آپ سے صدقہ کی درخواست کی تو آپ نے نظر اٹھا کر ہمیں دیکھا تو آپ ﷺ نے ہمیں طاقت ور دیکھ کر فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں تمہیں دے دیتا ہوں لیکن اس میں کسی مال دار شخص اور کمائی کی طاقت رکھنے والے شخص کے لیے کوئی حصہ نہیں۔''

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِی مِرَّةٍ سَوِیٍّ .))❷

''سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''زکوٰۃ مال دار اور تندرست آدمی کے لیے حلال نہیں ہے۔''

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

زکوٰۃ دینے والے کو برکت کی دعا دینا

((سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِی أَوْفٰی رضی اللہ عنہما يَقُولُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَصَدَّقَ إِلَيْهِ أَهْلُ بَيْتٍ بِصَدَقَةٍ صَلَّى عَلَيْهِمْ، فَتَصَدَّقَ أَبِیْ بِصَدَقَةٍ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ

---

❶ سنن ابی داؤد : ١٦٣٣ ، اسناده صحيح .

❷ سنن ابی داؤد : ١٦٣٤ ، اسناده حسن .

عَلٰی آلِ أَبِیْ أَوْفٰی .)) ❶

''سیدنا عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: جب کسی گھر والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے دعا رحمت کرتے جب میرے ابو جان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زکوٰۃ ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! ابواوفی کی آل پر رحمت نازل فرما۔''

زکوٰۃ میں کس قسم کا مال لینا چاہیے؟

((عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رضی اللہ عنہ كَتَبَ لَهُ الصَّدَقَةَ الَّتِی أَمَرَ اللّٰهُ رَسُولَهُ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا يُخْرَجُ فِی الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ .)) ❷

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں وہ حکم لکھ کر دیا جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھا اور عیب دار اور نر نہ لیا جائے۔ ہاں اگر زکوٰۃ لینے والا خود چاہے۔''

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا رضی اللہ عنہ عَلَى الْيَمَنِ قَالَ فِیْ آخِرِ الْحَدِيْثِ .... وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ .)) ❸

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا حکم بنا کر بھیجا، تو فرمایا: (زکوٰۃ میں) لوگوں کے عمدہ مال لینے سے اجتناب کرنا۔''

---

❶ صحيح بخاری : ٤١٦٦ـ صحيح مسلم : ١٠٧٨ .

❷ صحيح بخاری : ١٤٥٥ . ❸ صحيح بخاری : ١٤٥٨ .

اگر حکومت زکوٰۃ لے لے تو کیا کرنا چاہیے؟

((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِذَا أَدَّيْتُ الزَّكَاةَ إِلَى رَسُولِكَ فَقَدْ بَرِئْتُ مِنْهَا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ إِذَا أَدَّيْتَهَا إِلَى رَسُوْلِيْ فَقَدْ بَرِئْتَ مِنْهَا فَلَكَ أَجْرُهَا وَإِثْمُهَا عَلَى مَنْ بَدَّلَهَا .)) ❶

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا جب میں زکوٰۃ آپ کے قاصد کو دوں تو کیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں بری الذمہ ہو گیا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں جب تو نے مجھے ادا کر دیا، تو تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں بری الذمہ ہو گیا۔ تجھے اس کا اجر ملے گا اور جو اس میں ناجائز تصرف کرے گا اس کا گناہ اسی پر ہے۔''

زکوٰۃ وصول کرنے والا تحفہ نہ لے

((عَنْ اَبِى حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْاَسْدِ يُقَالُ لَهٗ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ اَبِى عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا لِى أُهْدِىَ لِى قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ: مَا بَالُ عَامِلٍ اَبْعَثُهٗ فَيَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِىَ

❶ مسند احمد : ٣/ ١٣٦ ، اسناده صحيح .

لِـی اَفَلا قَعَدَ فِیْ بَیْتِ اَبِیهِ اَوْ فِیْ بَیْتِ اُمِّهٖ حَتّٰی یَنْظُرَ اَیُهْدٰی اِلَیْـهِ اَمْ لَا وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا یَنَالُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنْهَا شَیْـئًا اِلَّا جَآءَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَحْمِلُهٗ عَلٰی عُنُقِهٖ بَعِیرٌ لَهٗ رُغَآءٌ اَوْ بَـقَرَةٌ لَهَـا خُـوَارٌ اَوْ شَـاةٌ تَیْـعِرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی رَاَیْنَا عُفْرَتَیْ اِبْطَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَیْنِ .))❶

''سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو اسد (قبیلہ) کے ایک شخص ابن لتبیہ نامی کو عامل مقرر فرمایا، سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے (تحصلیدار مقرر فرمایا تھا) جب وہ شخص واپس آیا تو کہنے لگا ''یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا (یعنی بیت المال کا) حصہ ہے اور یہ میرا حصہ ہے جو مجھے بطور تحفہ دیا گیا۔'' (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور پھر فرمایا: ''اس تحصیل دار کا معاملہ کیسا ہے جسے میں نے (زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے) بھیجا اور (واپس آکر) کہتا ہے یہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مال ہے اور یہ مجھے بطور تحفہ دیا گیا ہے وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتا کہ اسے تحفہ ملتا ہے یا نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ تم میں سے جو شخص اس طرح سے کوئی مال لے گا (یعنی تحفہ وغیرہ کے نام پر) تو وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر اٹھا کر لائے گا اونٹ ہوگا تو وہ بلبلاتا ہوگا۔ گائے ہوگی تو وہ چلاتی ہوگی۔ بکری ہوگی تو وہ ممیاتی ہوگی۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر

❶ صحیح مسلم : ٤٨٤٣ .

اٹھائے حتی کہ ہمیں آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ گئی۔ آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: ''یا اللہ! میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا۔''

شراکت دار زکوٰۃ میں برابری کے ساتھ شریک ہوں گے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں فرض زکوٰۃ کے متعلق تحریر لکھوائی تھی، جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائی کہ

((وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ .)) ❶

''جو جانور دو آدمیوں کے درمیان مشترکہ ہوں وہ مساوی طور پر زکوٰۃ کا حصہ نکالیں۔''

صدقہ فطر (فطرانہ) ہر مسلمان پر فرض ہے

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ .)) ❷

''ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے غلام، آزاد، مرد، عورت، بچے، بوڑھے سب پر صدقہ فطر فرض کیا ہے۔ ایک

---

❶ صحيح بخاري : ١٤٥١ .

❷ صحيح بخاري : ١٥٠٣ـ صحيح مسلم : ٩٨٤ .

صاع (یعنی تقریباً اڑھائی کلو) کھجوروں سے یا ایک صاع جو سے اور اس کے متعلق حکم دیا ہے کہ یہ فطرانہ نماز (عید) کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کر دیا جائے۔''

((عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنَّا نُعْطِیهَا فِی زَمَانِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِیبٍ. وَفِی رِوَایَةٍ: أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ.)) ❶

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دور نبوی میں طعام (گندم وغیرہ) سے ایک صاع، کھجور سے ایک صاع، جو سے ایک صاع یا منقیٰ (کشمش) سے ایک صاع فطرانہ ادا کیا کرتے تھے یا پنیر سے ایک صاع۔''

صدقے کی فضیلت

((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِی ظِلِّهِ یَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ۔ فَذَکَرَ الْحَدِیثَ۔ وَفِیهِ: وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ یَمِینُهُ.)) ❷

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سات آدمی ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس روز سایہ عطا فرمائے گا جس روز اس

❶ صحیح بخاری: ۱۵۰۸۔ صحیح مسلم: ۹۸۵.
❷ صحیح بخاری: ٦٦٠۔ صحیح مسلم: ۱۰۳۱.

کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ پھر باقی حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ہے کہ ''(ان سات آدمیوں میں) ایک وہ آدمی ہے جو اس قدر چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔''

مال میں اضافے کی غرض سے مانگنے پر وعید

((عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا سَأَلَ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ)) ❶

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مال میں اضافے کی غرض سے لوگوں سے مانگتا ہے وہ صرف انگارے ہی مانگتا ہے، پس وہ چاہے تو انہیں کم کرلے اور چاہے تو زیادہ۔''

((عَنِ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ .)) ❷

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی ہمیشہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرتا رہتا ہے حتی کہ وہ قیامت کے روز آئے گا تو اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا بھی نہیں ہوگا۔''

---

❶ صحيح مسلم : ١٠٤١ .

❷ صحيح بخاری : ١٤٧٤ ـ صحيح مسلم : ١٠٤٠ .

زکوۃ کے ضعیف احکام ومسائل

حدیث نمبر (۱): ......سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوۃ کو اس کے وقت سے پہلے ادا کر دینے کے بارہ میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔

حدیث نمبر (۱): ...... یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث کو مسند احمد :۱/ ۱۰٤ ، وسنن أبی داؤد : ١٦٢٤ ، وسنن ترمذی : ٦٧٨ ، وسنن ابن ماجه : ١٧٩٥ ، وسنن الدارمی : ١٦٨٩ ، والمنتقی لابن الجارود : ٣٦٠ ، وسنن الدارقطنی : ٢٠٣١ ، ٢٠٣٢ ، وطبقات ابن سعد : ٤/ ٢٦ ، والمستدرك الحاكم : ٥٤٣١ ، والسنن الكبری للبيهقی : ٤/ ١١١ ، ١٠/ ٥٤ ، والسنن الصغری للبيهقی : ١٢٧٥ ، ومعرفة السنن والآثار للبيهقی : ٢٤٣٧ ، وامالی المحاملی : ١٨٧ ، والفوائد الشهير بالغيلانيات لابی بكر الشافعی : ٢٥٠ ، وشرح السنة البغوی : ١٥٧٧ ، وتاريخ دمشق لابن عساكر : ٢١/ ٣٠٤ ، والاحاديث المختارة للضياء المقدسی : ٤١١ ، وتهذيب الكمال للمزی : ٥/ ٤٨٦ نے روایت کیا ہے۔

اول : ......اس حدیث کی سند میں حکم بن عتیبۃ راوی ''عن'' سے روایت کر رہا ہے اور یہ مدلس ہے۔ (الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين ، ص : ٥٩) کسی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں ہے۔

دوم : ......اس حدیث کی سند میں دوسرے راوی حجیۃ بن عدی الکندی کے متعلق امام أبو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”لايحتج بحديثه شبيه بالمجهول“ (الجرح والتعديل: جلد ٣، ص ٣١١ ۔ اس حدیث کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔)

تنبیہ : ......اس راوی کے متعلق متساہلین ومتاخرین کی توثیق باطل ومردود ہے،

تفصیل کے لیے راقم الحروف کی کتاب "كتاب الضعفاء والمتروكين جلداول: ۶۳ تا۹۱" پڑھے۔

ساڑھے سات تولے سونے پر زکوۃ ادا کرنا

حدیث نمبر (۲): ......سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمھارے پاس دوسو (۲۰۰) درہم ہوں اور ان پر ایک سال گزر جائے تو ان میں پانچ (۵) درہم زکوۃ ہوگی، اور سونا جب تک بیس (۲۰) دینار نہ ہو اس میں تم پر زکوۃ نہیں، جب بیس (۲۰) دینار ہو جائے اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس میں آدھا دینار زکوۃ ہے، پھر جتنا زیادہ ہو اس میں اسی حساب سے زکوۃ ہوگی۔

حدیث نمبر (۲): ...... یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث کو سنن أبی داؤد: ۱۵۷۳، وموطا عبداللّٰہ بن وهب: ۱۸۶، والسنن الكبرى للبيهقى: ۴/ ۱۳۷، والسنن الصغرى للبيهقى: ۱۲۲۷، ومعرفة السنن والآثار للبيهقى: ۲۴۹۳، وسبعة مجالس من امالى ابى طاهر: ۸۶، وشرح السنة للبغوى: ۱۵۸۲، والاحاديث المختارة للضياء المقدسى: ۵۲۸ نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی سند میں ابواسحاق راوی مدلس ہے اور روایت "عن" سے ہے کسی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں ہے۔ اس کے مدلس ہونے کے دلائل پڑھے: (المعرفة والتاريخ الفسوى: ۳/ ۱۲، ۱۴، وكتاب المجروحين لابن حبان: ۱/ ۹۲، والالزامات والتتبع للدارقطنى، ص: ۳۶۲، وصحيح ابن خزيمة: ۱۰۹۶، والسنن الكبرى للبيهقى: ۶/ ۱۳۷) اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں۔

تنبیہ: ......سونے کے کتنے نصاب پر زکوۃ ہے راقم نے اس کی وضاحت "صحیح حصے" میں کردی ہے۔

گائے کی زکوۃ کا بیان

حدیث نمبر (۳): ......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر تیس (۳۰) گائیوں میں سے ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی ہے، اور ہر چالیس گائیوں میں سے ایک گائے دو دانت والی (دوسالہ) ہے۔

حدیث نمبر (۳): ......یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث کو مسند أحمد: ٥/ ٢٣٠، وسنن أبی داؤد: ١٥٧٧، وسنن نسائی: ٢٤٥٠، ٢٤٥١، ٢٤٥٢، ٢٤٥٣، والسنن الکبری للنسائی: ٢٢٣٠، ٢٢٣١، ٢٢٣٢، وسنن الدارمی: ١٦٧٦، ومصنف عبدالرزاق: ٦٨٤١، ومسند البزار: ٢٦٥٤، والمنتقی لابن الجارود: ٣٤٣، وسنن الدارقطنی: ١٩٥٨، ١٩٥٩، ١٩٦٠، والمعجم الکبیر الطبرانی: ١٦٦٨٢، ١٦٦٨٣، ١٦٦٨٥، وکتاب الاموال لابن زنجویة: ١١٤١، والمستدرك الحاکم: ١٤٤٩، والسنن الکبری للبیهقی: ٩/ ١٩٣، والسنن الصغری للبیهقی: ١٢٠٠، ٤٠٥٨، ومعرفة السنن والآثار للبیهقی: ٢٣٩٨، وفوائد أبی بکر القاسم: ٢٦، ٢٧، ٢٨، ٢٩، والکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ٤/ ١٩٥، وصحیح ابن حبان: ٤٨٨٦، والفوائد الشهیر بالغیلانیات لابی بکر الشافعی: ٨٤٦، والزیادات علی کتاب المزنی: ١٧٠، ١٧١، وشرح السنة للبغوی: ١٥٧١ نے روایت کیا ہے۔

اول: ......اس حدیث کی سند میں اعمش راوی مدلس ہے اور "عن" سے روایت کررہا ہے کسی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں ہے۔ اس کے مدلس ہونے کے دلائل پڑھے: (علل الحدیث لابن أبی حاتم: ٢/ ٥٢٤، ح ٢١١٩، ومسند ابن الجعد، ص: ١٢٩، إسناده صحیح، والمعرفة والتاریخ الفسوی: ٣/ ١٢، والکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ٨/ ٤٥٢، إسناده

صحيح ، وكتاب المجروحين لابن حبان : ١/ ٩١ ، وكتاب العلل لدارقطنى : ١٠/ ٩٥ ، وكتاب التوحيد لابن خزيمة ، ص: ٣٨ ، وتاريخ عثمان بن سعيد ألدارمى : ٩٥٢ ، الكفاية في علم الرواية للخطيب البغدادى ، ص: ٣١٢ ، اسناده صحيح)

دوم : ...... سند میں دوسرے راوی مسروق کا سماع سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے، اس حدیث کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔

تنبیہ : ...... ایک صحیح روایت سے گائے کی زکوٰۃ کا مذکورہ نصاب ثابت ہے۔ والحمدللہ (مصنف ابن أبى شيبة : ١٠٧٤٨ ، إسناده صحيح)

تجارتی سامان کی زکوٰۃ کا بیان

حدیث نمبر (٤): ...... سیدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اس میں سے زکوٰۃ دیں جس مال کو تجارت کے لیے تیار کرتے ہیں۔

حدیث نمبر (٤): ...... یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث کو سنن أبى داؤد : ١٥٦٢ ، والمعجم الكبير الطبرانى : ٦٩٠٣ ، ٧٠٢٩ ، و سنن الدارقطنى : ٢٠٥١ ، والسنن الكبرى للبيهقى : ٤/ ١٤٦ ، ١٤٧ ، والسنن الصغرى للبيهقى : ١٢٣٧ ، والتمهيد لابن عبدالبر : ١٧/ ١٣١ نے روایت کیا ہے۔

اول : ...... اس حدیث کی سند میں جعفر بن سعد بن سمرۃ بن جندب راوی ''مجہول ہے۔(تهذيب التهذيب لابن حجر : ١/ ٥٦٦)

دوم: ...... دوسرا راوی خبیب بن سلیمان بن سمرۃ بن جندب بھی ''مجہول'' ہے۔ (تحرير تقريب التهذيب : ١/ ٣٥٧)

سوم: ...... تیسرا راوی سلیمان بن سمرۃ بن جندب بھی ''مجہول'' ہے۔(تحرير

تقریب التهذیب : ٢/ ٦٩)

تنبیہ:......ایک صحیح روایت سے تجارتی مال میں زکوۃ ثابت ہے۔ والحمد للہ

(مصنف ابن أبی شیبة : ١٠٥٦٠ ، إسناده صحیح)

مال مستفید پر سال گزرنے کے بعد زکوۃ فرض ہے

حدیث نمبر (٥):......سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال مستفید میں زکوۃ اس وقت تک لازم نہیں ہوتی جب تک اس پر ایک سال نہ گزر جائے۔ (سنن ترمذی : ٦٣١ ، وسنن الدارقطنی : ١٨٦٥ ، والسنن الکبری للبیهقی : ٤/ ١٠٤)

حدیث نمبر (٥): ......اس روایت کی سند میں عبدالرحمن بن زید بن اسلم راوی کے سخت ضعیف ہونے کی وجہ سے یہ سند سخت ضعیف ہے۔

عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم راوی متروک الحدیث اور منکر الحدیث ہے۔ (التاریخ الصغیر للبخاری : ٢/ ١٠٩ ، والجرح والتعدیل لابن أبی حاتم : ٥/ ٣٦٤ ، وکتاب الضعفاء لابی زرعة : ٢/ ٤٦٤ ، والضعفاء والمتروکین للنسائی ، ص: ٢٩٦ ، والضعفاء الکبیر للعقیلی : ٢/ ٣٥٠ ، و کتاب المجروحین لابن حبان : ٢/ ٥٥ ، وتهذیب التهذیب لابن حجر : ٣/ ٤٣٥)

عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی اپنے باپ سے بیان کردہ روایتیں موضوع (جھوٹی) ہیں۔ (المدخل إلی الصحیح : ٩٧) یہ روایت اس نے اپنے باپ سے ہی روایت کی ہے۔ اس حدیث کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔

تنبیہ : ......درج بالا حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مذکورہ مسئلہ ثابت ہے والحمد للہ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جس کو مال مستفاد ملے اس پر زکوۃ نہیں ہے حتی کہ مالک کے پاس اس پر ایک سال گزر جائے۔ (یعنی ایک سال گزرنے کے بعد زکوۃ فرض ہے)(سنن ترمذی : ٦٣٢ ، إسناده صحيح ، یہ روایت موقوف ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے)

سبزیوں کی زکوۃ کا بیان

حدیث نمبر (٦): ......سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف ایک خط لکھا جس میں انھوں نے آپ ﷺ سے سبزیوں کے بارہ میں پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں زکوۃ نہیں ہے۔

حدیث نمبر (٦): ......یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث کو سنن ترمذی : ٦٣٨ ، والسنن الصغرى للبيهقي : ٩٦٠ ، ٩٦٢ نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی سند میں حسن بن عمارۃ راوی متروک الحدیث اور کذاب ہے۔ (صحيح مسلم : ١/ ٤٨ ، ٤٩ ، والجرح والتعديل لابن أبي حاتم : ٣/ ٣٢ ، وكتاب الضعفاء للبخاري : ٦٦ ، والضعفاء والمتروكين للنسائي ، ص : ٢٨٨ ، وطبقات ابن سعد : ٦/ ٣٨٩ ، واحوال الرجال للجوزجاني : ٣٥ ، والسنن الدارقطني : ٢/ ٢٥٨ ، وكتاب العلل الصغير للترمذي ، ص: ٢٨٠ ، الضعفاء الكبير للعقيلي : ١/ ٢٣٧ ، والكامل في ضعفاء الرجال لابن عدي : ٣/ ٩٧ ، وكتاب المجروحين لابن حبان : ١/ ٢٢٩ ، والضعفاء والمتروكين للجوزي : ١/ ٢٠٧ ، وتهذيب التهذيب لابن حجر : ١/ ٥٠٥ ، ٥٠٦) اس حدیث کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔

تنبیہ : ......سبزیوں پر زکوۃ دینا ثابت ہے جیسا کہ راقم نے ''زکوۃ کے صحیح احکام ومسائل'' میں وضاحت کی ہے۔

جس علاقے سے زکوۃ لی جائے وہیں پر تقسیم کرنے کا بیان

حدیث نمبر (۷): ......زیاد یا کسی اور امیر نے سیدنا عمران بن حصین کو زکوۃ وصول کرنے پر عامل مقرر کیا گیا، جب وہ واپس آئے تو انھیں کہا گیا مال کہاں ہے؟ انھوں نے جواب میں کہا کیا مال کے لیے آپ نے مجھے روانہ کیا تھا؟ ہم نے مال وہاں سے لیا جہاں عہد رسول اللہ ﷺ میں لیا کرتے تھے اور وہیں تقسیم کردیا جہاں پر اسے تقسیم کیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر (۷): ...... یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث کو سنن أبی داؤد : ۱٦۲٥ ، وسنن ابن ماجه : ۱۸۱۱ ، ومسند البزار : ۳٥۹٥ ، والمعجم الكبير الطبرانی : ۱٤۹٦۳ ، والمستدرك الحاكم : ٥۹۸۹ ، والسنن الكبرى للبیهقی : ۷/ ۹ ، نے روایت کیا ہے۔

اول: اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن عطاء بن اُبی میمونہ البصری راوی مجہول ہے۔ دوم: اس میں انقطاع کا شبہ بھی ہے۔

تنبیہ : ......امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا اس راوی کو ''صالح'' کہنا توثیق نہیں ہے۔ نیز یہ حدیث ''صحیح بخاری'' کی حدیث کے مخالف بھی ہے۔ (صحیح بخاری:۱۴۵۸)

جس کے پاس ۵۰ درہم یا اس کے مساوی سونا ہو وہ مالدار ہے

حدیث نمبر (۸): ......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس قدر ملکیت رکھنے کے باوجود لوگوں سے سوال کرے اسے سوال کرنے سے بے نیاز کردے تو وہ روز قیامت آئے گا تو وہ سوال اس کے چہرے پر خراش کی طرح ہوگا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! وہ کتنی مقدار ہے جو اسے سوال کرنے سے بے نیاز کرسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پچاس (۵۰) درہم یا

اس کے مساوی سونا۔

حدیث نمبر (۸): ......یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث کو مسند أحمد: ۱/ ۴٤۱، وسنن أبی داؤد: ۱٦۲٦، وسنن ترمذی: ٦۵۰، ٦۵۱، وسنن نسائی: ۲۵۹۳، والسنن الکبری للنسائی: ۲۳۷۳، وسنن ابن ماجه: ۱۸٤۰، والسنن الدارمی: ۱٦۹۳، ۱٦۹٤، ومسند أبوداؤد الطیالسی: ۳۲۲، ومصنف ابن أبی شیبة: ۱۰۵۳۳، ومسند ابن أبی شیبة: ۳۹۱، ومسند البزار: ۱٦۹۰، مسند أبی یعلی: ۵۲۱۷، ومشکل الآثار للطحاوی: ٤۱۷، شرح معانی والاثار للطحاوی: ۲۷۸۵، والسنن الدارقطنی: ۲۰۲٦، ۲۰۲۷، والمعجم الکبیر الطبرانی: ۱۷۰۷، والمعجم الاوسط للطبرانی: ۱٦۸٦، وکتاب الاموال للقاسم بن سلام: ۱۱٦٤، وکتاب الاموال لابن زنجویه: ۱٦٦۲، والناسخ والمنسوخ للنحاس: ۳٤۸، والکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: ۳/ ۲۱٤ وتهذیب الآثار للطبری: ۳۱، ۳۲، والکنی والاسماء للدولابی: ۵۵۵، والمستدرك الحاکم: ۱٤۷۹، والسنن الکبری للبیهقی: ۷/ ۲٤، ومعرفة السنن والآثار للبیهقی: ٤۲۳۸، ٤۲۳۹، وجزء البغوی: ۱۸، وشرح السنة للبغوی: ۱٦۰۰، نے روایت کیا ہے، اس حدیث کی سند میں حکیم بن جبیر راوی ضعیف اور متروک ہے۔

تنبیہ: ......درج ذیل صحیح حدیث ہمیں درج بالا ضعیف حدیث سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سیدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس قدر ملکیت رکھنے کے باوجود سوال کرے جو اسے سوال کرنے سے بے نیاز کردے پھر وہ آگ میں اضافہ کررہا ہے۔ (سنن أبی داؤد: ۱٦۲۹، واسناده صحیح و سنن أبی داؤد: ۱٦۲۷، اِسناده صحیح)